146876-خاوند بیوی کی تنخواہ لے لیتا ہے کیا وہ بغیر اجازت اور علم کے اپنا حق لے سکتی ہے ؟

سوال

میں ملازمت کرتی ہوں اور خاوند میری ساری تنخواہ لے لیتا ہے، وہ گھر کے سارے اخراجات پورے کرتا ہے اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، اسی طرح مجھے جیب خرچ بھی دیتا ہے، چاہے کچھ بھی ہو جائے اس سے زائد نہیں دیتا.

بعض اوقات میں اپنے محتاج والدین یا رشتہ داروں یا دوست واحباب کو کچھ مال یا ہدیہ دینا چاہتی ہوں لیکن ایسا نہیں کر سکتی، کیونکہ مجھے خاوند جو کچھ دیتا ہے وہ کافی نہیں ہوتا، تو کیا میں اس کے علم کے بغیر کچھ رقم لے سکتی ہوں ؟

میں اسے دھوکہ نہیں دینا چاہتی لیکن میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ خاوند مجھ پر ظلم کر رہا ہے، یہ کیسا عمل ہے، کیا اس کے مال میں میرا کوئی حق نہیں، مجھے تو اس کے اس عمل کی کوئی سمجھ نہیں آتی، میں اس کے ساتھ اس موضوع میں بات چیت نہیں کرنا چاہتی، کیونکہ ایسا کرنے سے ہمارے درمیان بحث چل نکلے گی، لیکن میں مناقشہ نہیں چاہتی، اور نہ ہی اس میں پڑنا چاہتی ہوں، تو کیا اس کے علم کے بغیر مال لینا غلط ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

عورت کے لیے خاوند کا مال بغیر اجازت لینا جائز نہیں ہے، لیکن اگر وہ بیوی کے ساتھ بخل سے کام لیتا ہے یعنی اس پر واجب کردہ نفقہ میں بخل کرے تو پھر بیوی کے لیے اتنا کچھ اچھے طریقہ سے لینا جائز ہے جو بیوی اور اس کی اولاد کے لیے کافی ہو.

بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ھند بن عتبۃ رضی اللہ تعالی عنہا آکر عرض کرنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے، مجھے اتنا نہیں دیتا جو میرے اور میرے بچے کے لیے کافی ہو، مگر وہ کچھ جو میں اس کے علم کے بغیر لے لوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اچھے طریقہ سے جو تمہیں اور تمہارے بچے کو کافی ہو لے لیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5364).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (20433) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم :

عورت جو تنخواہ حاصل کرتی ہے وہ عورت کی ملکیت ہے اور اسے اس میں تصرف کرنے کا مکمل حق حاصل ہے وہ اسے جس طرح چاہے خرچ کر سکتی ہے، اور اس میں سے خاوند کو کچھ بھی دینا واجب نہیں، اور نہ ہی یہ لازم ہے کہ وہ اس تنخواہ سے گھریلو اخراجات میں خاوند کے ساتھ شریک ہو.

بلکہ بیوی اور اولاد کے اخراجات اور نان و نفقہ تو خاوند پر واجب ہیں، چاہے بیوی کتنی بھی مالدار ہو، لیکن اگر خاوند نے نکاح کے وقت شرط رکھی ہو کہ بیوی بھی گھریلو اخراجات میں شریک ہوگی تو پھر اور بات ہے، یا پھر عرف عام میں ہو کہ ملازمت کرنے والی عورت گھریلو اخراجات میں ضرور شریک ہوتی ہو.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (126316) اور (4037) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم :

اگر خاوند نے عقد نکاح میں شرط نہیں رکھی کہ وہ ملازمت کی اجازت دینے کے مقابلہ میں بیوی کی تنخواہ میں سے کچھ لے گا تو پھر خاوند کے لیے بیوی کی تنخواہ میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں، لیکن اگر بیوی اپنی خوشی و رضامندی سے کچھ دے تو ٹھیک ہے وگرنہ نہیں.

اور اگر وہ کچھ لیتا ہے تو اس نے وہ مال لیا ہے جس میں اس کا کوئی حق نہیں تھا، اور اس حالت میں عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کے علم کے بغیر اپنا حق لے سکتی ہے.

شیخ شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر کوئی شخص آپ پر ظلم کرے یعنی وہ آپ کے مال میں سے کسی شرعی طریقہ کے بغیر لے لے اور آپ کے لیے اسے ثابت کرنا ممکن نہ ہو، اور آپ پر امن اور بغیر رسوا ہوئے اور سزا کے بغیر اپنے اوپر ظلم کے برابر لینے پر قادر ہو جائیں تو کیا آپ اپنے حق کے برابر لے سکتے ہیں یا نہیں ؟

صحیح قول اور ظاہری نصوص اور قیاس پر زیادہ جاری یہی ہے کہ آپ اپنے حق کے برابر لے لیں اس سے زیادہ نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا تمہیں صدمہ پہنچایا گیا ہو، اور اگر صبر کر لو تو بے شک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے} النحل (126).

اور ایک جگہ فرمان باری تعالی ہے :

{جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی کے مثل زیادتی کرو جو تم پر کی ہے} البقرۃ (194).

اس قول کے قائلین میں ابن سیرین اور ابراہیم النخعی اور سفیان ثوری اور مجاہد وغیرہ شامل ہیں.

اور علماء کرام کے ایک گروہ جن میں امام مالک رحمہ اللہ شامل ہیں کا کہنا ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں، خلیل بن اسحاق المالکی بھی اپنی مختصر میں اسی کے قائل ہیں جو انہوں نے ودیعت و امانت کے موضوع میں کہی ہے :

ان کا کہنا ہے : اسے کوئی حق نہیں کہ جس نے اس پر ظلم کیا ہے اس سے اسی مثل لے لے.

اس قول کے قائلین کی دلیل یہ حدیث ہے کہ :

"جس نے تمہارے پاس امانت رکھی اسے اس کی امانت واپس کرو، اور جس نے تم سے خیانت کی تم اس سے خیانت مت کرو"

اگر فرض کر لیا جائے کہ یہ حدیث صحیح ہے تو بھی اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا؛ کیونکہ جس نے اپنے حق کے مطابق لیا اور اس سے زائد نہیں لیتا تو اس نے کوئی خیانت نہیں، بلکہ اس نے تو اپنے نفس کے ساتھ انصاف کیا ہے جس نے اس پر ظلم کیا تھا" انتہی

دیکھیں: اضواء البیان (467/2).

اس فعل کا حکم یہی ہے، لیکن خاوند اور بیوی کو چاہیے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ حسن معاشرت کریں اور اچھے طریقہ سے بود و باش رکھیں، اور ہر ایک دوسرے سے کچھ حقوق سے دستبردار ہو جائے؛ تاکہ ان دونوں کے مابین حسن معاشرت قائم رہے.

واللہ اعلم.